محدث فتویٰ

سوال

(289) وقت سے پہلے اذان اور عصر کا اوّل وقت

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

ہمارے شہر کی مرکزی اہلِ حدیث مسجد رحمانیہ والے عصر کی اذان عام طور پر وقت سے پہلے دے دیتے ہیں۔ مثلاً کل اشتہار پر عصر کا وقت ۲۸۔۳ تھا مگر انھوں نے اذان ۱۰۔۳ پر دی۔ پوچھنا یہ ہے کہ ان کی اذان ہوئی یا نہیں۔ انھیں کئی بار کہا بھی ہے مگر وہ لوگ بڑے ضدی ہیں، جس کی وجہ سے لوگ بھی ان سے تنگ ہیں۔ اس کے علاوہ یہ بھی بتادیں کہ عصر کا صحیح وقت، اوّل وقت کس وقت سے کس وقت تک رہتا ہے، میں نے اپنے شہر کے ایک بزرگ اہلحدیث عالم جو وفات پاچکے ہیں، سے سنا تھا کہ اوّل وقت ۴۵ یا ۵۰ منٹ تک رہتا ہے۔ گویا اس حساب سے آج کل عصر کا وقت ۳۰۔۳ سے ۱۵۔ ۴تک اوّل وقت ہے۔ اس کا جواب ضرور دیں۔

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

نماز عصر کے وقت کے بارے میں وارد احادیث ملاحظہ فرمائیں! حدیث امامتِ جبریل میں ہے :

'وَصَلّٰی بِیَ الۡعَصۡرَ حِیۡنَ کَانَ ظِلُّهٗ مِثۡلَیۡهِ'

''اور پھر عصر پڑھائی جب ہر شے کا سایہ اس کی مثل ہوگیا۔'' رواہ أبی داؤد باب فی المواقیت، رقم :۳۹۳

اور صحیح مسلم میں ہے : ''اور وقت ظہر کا ہے، جب آفتاب ڈھلے اور (رہتا ہے اس وقت تک کہ) ہو سایہ آدمی کا اس کے قد کے برابر۔ جب تک کہ نہ آئے وقت عصر کا اور وقت عصر کا ہے جب تک کہ نہ ہو آفتاب زرد۔''

یادرہے یہ سایہ سایۂ زوال کے علاوہ ہے اور بریدہ کی روایت میں ہے :

' رسول ا صلی اللہ علیہ وسلم نے قائم کی نمازِ عصر، دراں حالیکہ آفتاب تھا بلند سفید صاف'' (یعنی زرد نہ تھا) صحیح مسلم، ،بَابُ أَوۡقَاتِ الصَّلَوَاتِ الۡخَمۡسِ، رقم :۶۱۳

اور حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے : ''رسول ا صلی اللہ علیہ وسلم نمازِ عصر پڑھتے تھے، اور آفتاب ہوتا تھا بلند۔'' (یعنی روشن بغیر زردی کے) (متفق علیہ) (صحیح البخاری، بَابُ وَقۡتِ العَصۡرِ، رقم :۵۵۰، صحیح مسلم، ،بَابُ أَوۡقَاتِ الصَّلَوَاتِ الۡخَمۡسِ، رقم :۶۲۱) اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے۔ انھوں نے اپنے عُمّال کو لکھا تھا۔

'اور پڑھو نماز عصر ایسے وقت میں کہ سورج بلند سفید (اور) صاف روشن ہو بقدر اس چیز کے کہ طے کر چکے سوار دو فرسخ (چھ میل) یا تین فرسخ (نو میل) سورج ڈوبنے سے پہلے۔'' (موطأ

مالک (لعبدالباقی)، کتاب وُقوتِ الصَّلَاۃِ، بَابُ وُقوتِ الصَّلَاۃِ، رقم:٦) اور حدیث جبریل میں ہے : ''دوسرے روز عصر کی نماز پڑھائی جب ہوگیا سایہ (ہر چیز کا) دوگنا اس سے۔''

اس بناء پر امام شافعی رحمہ اللہ وغیرہ نے کہا ہے کہ عصر کا اختیاری وقت دو مثل تک اور اصحاب اعذار اور حاجات وضروریات کے لیے غروبِ شمس تک ہے اور امام احمد وغیرہ کا کہنا ہے، کہ ایک مثل سے لے کر اصفرارِ شمس (سورج کے زرد ہونے) تک ہے۔

الحاصل یہ ہے کہ عصر کا وقت ایک مثل سے شروع ہو کر دو مثل یا سورج کے زرد ہونے تک ہے۔ اس معیار کو سامنے رکھ کر گھڑیوں کے اوقات کا تعین آسانی سے ہو سکتا ہے۔ لہٰذا شریعت کی روشنی میں مسائل کا حل افہام و تفہیم سے ہونا چاہیے۔ باہمی اختلافات اور ضد بازی سے مسائل سلجھانے کے بجائے الجھاؤ کا شکار ہو جاتے ہیں، جو سراسر خسارے کا سودا ہے۔ ا رب العزت جملہ مسلمانوں میں الفت و محبت پیدا فرمائے۔ آمین!

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ حافظ ثناء اللہ مدنی

کتاب الصلوٰۃ : صفحہ:286

محدث فتویٰ